سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

سوانح و افکار



شورش کاشمیری

سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

سوانح و افکار

مطبوعاتِ چٹان

۸۸ میکلوڈ روڈ لاہور

ہم شاہ جی کی باتوں کو مجذوب کی بڑ سمجھتے لیکن ان کی تمام باتیں سچی ہوتی گئیں۔ فرمایا۔

۱۔ چاروں طرف آگ لگی ہوئی ہے، ماں بیٹی، باپ بیٹا اور بہن بھائی کے رشتے ٹوٹ گئے ہیں۔ دریاؤں میں خون ہے، ہواؤں میں دھواں، دھرتی طوطا چشم ہو گئی ہے اور وہی ہو کے رہا۔

۲۔ سیاست دانوں نے جغرافیائی نقشہ اٹھا کر اس پر ضرب و تقسیم کی ہے لیکن اس کی بدولت بڑی مدت کے لئے انسان مر گیا ہے۔

۳۔ برِ عظیم میں تبلیغ کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند ہو گیا ہے۔ ہم نے سیاسی حقوق کے حصول کی خاطر دینی فرائض سے بغاوت کرا دی ہے۔

۴۔ پاکستان سیاسی یزیدوں کی آماجگاہ بن کے رہے گا۔

۵۔ احقر کے ایک اداریہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تم نے ٹھیک لکھا ہے کہ ہندوستان میں مسلمان اور پاکستان میں اسلام نہیں رہے گا، لیکن اسلام نہ رہا تو پاکستان کہاں ہو گا؟

مسٹر پربودھ چندر ۱۹۶۰ء میں دہلی سے لاہور آئے تو شاہ جی سے ملنے ملتان گئے۔

شاہ جی سے کہا۔

"پنڈت جی سلام کہتے تھے اور ہاں اندرا نے بھی سلام کہا ہے"۔ شاہ جی غوطہ کھا گئے۔

تھوڑی دیر چپ رہے پھر فرمایا۔

بھائی! پنڈت جی سے کہنا جس عطاء اللہ شاہ کو آپ جانتے تھے وہ ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو مر گیا تھا۔ البتہ اندرا کو سلام و دعا کہنا کہ وہ بیٹی ہے۔